بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سابق سوویت یونین کے خاتمے پر بورس یلسن کی رشین فیڈریشن کو بین الاقوامی اداروں میں سوویت یونین کا جانشین تو تسلیم کرلیا گیا مگر مغربی ذرائع ابلاغ نے سرد جنگ کے خاتمے پر مستقبل کی جو تصویر کشی کی، اس میں رشین فیڈریشن کے لیے کوئی بنیادی کردار تجویز نہیں کیا گیا۔ زیادہ سے زیادہ ایک سابق سپر پاور کی اس جانشین ریاست کو دوسری سُپر پاور ریاست ہائے متحدہ امریکہ کا Super Partner [عظیم تر شراکت دار] کے طور پر پیش کیا گیا۔ اس تاثر کو رشین فیڈریشن کی ابتدائی خارجہ پالیسی سے مزید تقویت ملی، مگر سال ڈیڑھ کے عرصے میں رشین فیڈریشن کے عوام اور بعض مؤثر طبقوں کی سوچ کے تحت رشین فیڈریشن کی خارجہ پالیسی میں تبدیلی آنے لگی۔ دسمبر ۱۹۹۳ء کے حالیہ انتخابات کے نتائج رشین فیڈریشن کی پالیسیوں میں مزید ترمیم و تبدیلی کا باعث بنیں گے۔

رشین فیڈریشن کی خارجہ پالیسی سے جو خطے براہ راست متاثر ہوں گے، ان میں وسطی ایشیا کے ممالک سرفہرست ہیں۔ اس تناظر میں "وسطی ایشیا کے مسلمان" کے زیر نظر شمارے کا ایک حصہ رشین فیڈریشن کے انتخابات اور اس کی خارجہ پالیسی کے لیے مخصوص کیا گیا ہے۔ حالات کی بہتر تفہیم کے لیے رشین فیڈریشن میں بورس یلسن کے حوالے سے جو اہم واقعات و حادثات رونما ہوئے ہیں، ان کی تاریخ وار فہرست بھی درج کر دی گئی ہے۔

زیرِ نظر شمارے کے باقی مضامین حسبِ سابق وسطی ایشیا کی ریاست و سیاست اور تاریخ و ثقافت سے متعلق ہیں۔